مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ شہادت ۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں — حضرت مرزا شریف احمد صاحب ہنوز علیل ہیں۔ دعا صحت کی جائے۔

کل دوپہر شیخ عبدالرحیم صاحب نے اپنے لڑکے عبدالحمید صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بھی شرکت کی اور دعا فرمائی۔

جلد ۳۲ | ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش | ۴ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۹۸

ملفوظات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

فرمودہ ۱۴ اپریل بعد نماز مغرب

نفسی نقطہ سے کیا مراد ہے

حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ نفسی نقطہ سے کیا مراد ہے ۔ جس کا ذکر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ان الفاظ میں آتا ہے۔ کہ "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا"۔

حضور نے فرمایا: نفسی نقطہ سے مراد یہی ہے۔ کہ اُس کا تعلق خدا سے مضبوط ہوگا اور آخر وہ اپنے نفسی نقطہ کی طرف واپس چلا جائیگا۔ ان الفاظ میں وفات کی طرف اشارہ ہے۔

فرمایا۔ نفسی نقطہ کے الفاظ بڑھا کر بتایا گیا ہے ۔ کہ اس کی روح کو اللہ تعالیٰ سے خاص وابستگی ہوگی ۔ نفس کا لفظ قلب کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔ اور قلب اللہ تعالےٰ کے انوار اور اس کے جلال کا مہبط ہوتا ہے ۔ درحقیقت خدا تعالےٰ کے دو مقام ہیں۔ ایک مقام بلندی کی طرف ہے ۔ اور دوسرا مقام وہ ہے جب وہ تدلّی اختیار کر کے انسانی قلب میں آجاتا ہے ۔ جب تک انسان زندہ ہوتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ تدلّی اختیار کرتا ۔ اور اس کے قلب میں موجود رہتا ہے ۔ لیکن جب اس کی وفات کا وقت آتا ہے ۔ تو اس وقت وہ عرش پر چلا جاتا ہے ۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ہر وقت ہی خدا رہتا تھا ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ ید اللہ فوق ایدیھم ۔ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے ۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں وہ جلوہ نما نہیں ہوتا تھا ۔ تو یہ کس طرح کہا جا سکتا تھا ۔ کہ ید اللہ فوق ایدیھم ۔ مگر جب آپ کی وفات کا وقت آیا ۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے ۔ کہ بالرفیق الاعلیٰ ۔ گویا اس وقت خدا اپنی شان بلند کے لحاظ سے عرش پر چلا گیا تھا ۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کے ذریعہ بتا دیا ۔ کہ پہلے تو وہ مجھ سے ملنے کے لئے آیا تھا ۔ مگر اب میں اس سے ملنے کے لئے جا رہا ہوں تو نفسی نقطہ کے الفاظ میں وہ دونوں مفہوم پائے جاتے ہیں ۔ جو دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ میں بیان کئے گئے ہیں ۔ انسان کے لئے دنو پہلے ہوتا ہے اور تدلّی بعد میں ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے تدلّی پہلے ہوتی ہے اور دنو بعد میں ۔ پہلے وہ آسمان پر چلا جاتا ہے اور پھر اپنے بندے سے کہتا ہے ۔ کہ اب تم بھی یہیں آجاؤ ۔

عیسائیوں نے تثلیث کا عقیدہ کب ایجاد کیا

ایک صاحب نے عرض کیا کہ کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا ۔ اُس وقت پولوس بھی مکفرین کی جماعت میں داخل تھا ۔ لیکن جب آپ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف چلے آئے ۔ تو اُس نے تثلیث کا مسئلہ گھڑ لیا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تثلیث کا عقیدہ عیسائی قوم میں حضرت مسیح ناصری کی زندگی میں ہی پیدا ہو گیا تھا ۔ حالانکہ ایک دوسرے مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ تثلیث کا عقیدہ حضرت مسیح کی وفات کے تین سو سال بعد عیسائیوں نے اختیار کیا ۔ اور ہم بھی فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم والی آیت سے یہی استدلال کرتے ہیں ۔ کہ جب تک حضرت مسیح زندہ رہے ۔ توحید کی تعلیم ہی عیسائیوں میں جاری رہی ۔ تثلیث کا عقیدہ اُن کی وفات کے بعد پیدا ہوا ہے لیکن کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ پولوس نے اُسی وقت تثلیث کا عقیدہ عیسائی قوم میں پھیلا دیا ۔ جب حضرت مسیح کشمیر آئے ہوئے تھے ۔

فرمایا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح میں جو کچھ لکھا ہے ۔ عیسائیوں پر اتمام حجت کرنے اور انہی کے مسلّمات کے رُو سے ان کو ملزم اور لاجواب کرنے کے لئے لکھا ہے ۔ اور مقصد اس سے یہ ہے ۔ کہ پولوس وہ شخص ہے ۔ جس کی تعلیم پر تثلیث کی بنیاد رکھی جاتی ہے ۔ حالانکہ یہ وہ شخص تھا ۔ جو حضرت مسیح کی زندگی میں آپ کے مکفرین میں شامل تھا ۔ لیکن بعد میں تم نے اپنے عقائد کی ساری بنیاد اسی شخص کی تعلیم پر رکھ لی ۔ جو حضرت مسیح ناصری پر کفر کا فتویٰ لگا چکا تھا ۔ اگر وہ تعلیم درست ہے ۔ جو پولوس نے پیش کی ۔ تو کس طرح مانا جا سکتا ہے ۔ کہ صداقت پولوس کو تو نظر آگئی ۔ مگر وہ لوگ جو حضرت مسیح پر اُن کے دعوے کے ابتداء میں ہی ایمان لے آئے تھے ۔ جنہوں نے آپ کے احکام پر عمل کیا ۔ اور اشاعتِ دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کیں ۔ وہ صداقت معلوم کرنے سے محروم رہے ۔ یہ بات تو ایسی ہے ۔ جسے کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا ۔ کہ ایک ایسا شخص جو حضرت مسیح کی زندگی میں آپ پر کفر کا فتوے لگا چکا تھا ۔ وہ تو حقیقت کو پا گیا ۔ مگر وہ جو شروع دن سے آپ پر ایمان لائے ۔ انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکا ۔ کہ صحیح عقیدہ تثلیث ہے توحید نہیں ۔ اور اگر پولوس نے ایسی تعلیم دی ہے جو حواریوں کے عقائد کے خلاف تھی ۔ تو ماننا پڑیگا ۔

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

بعض اصحاب جن کے بچوں نے امسال اینگلو ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس کیا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کیا۔ کہ وہ میٹرک پاس کرانے کے بعد اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں گے حضور نے فرمایا ہمیں بچوں کی تو اب ضرورت ہے نہ کہ دو سال بعد انہیں میٹرک کا امتحان پاس کرانے کی ضرورت نہیں ؛

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

کہ تثلیث ایک مشرکانہ عقیدہ ہے۔ جو پولوس نے اس دشمنی کی وجہ سے جو اسے حضرت مسیح ناصری سے تھی عیسائیوں میں پھیلا دیا۔

گویا دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ اور دونوں ایسی ہیں جو عیسائیوں کو لاجواب کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اگر تو یہ کہا جائے۔ کہ اس نے صحیح تعلیم دی۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح پر ابتداء میں ہی ایمان لے آئے تھے۔ وہ تو اس صداقت کو معلوم کرنے سے محروم رہے۔ لیکن ایک اور شخص اس صداقت تک پہنچ گیا۔ اور وہ بھی ایسا شخص جو آپ پر کفر کا فتوےٰ لگا چکا تھا۔ اور یہ بات ایسی ہے۔ جو بالبداہت غلط ہے اور اگر اس نے حواریوں کے عقائد کے خلاف کوئی نئی تعلیم پیش نہیں کی۔ بلکہ وہی کچھ کیا۔ جو پطرس وغیرہ کہا کرتے تھے تو ماننا پڑے گا۔ کہ شرک کی تعلیم اس کی طرف منسوب کرنا غلط ہے۔ پس یہ ایک ایسا جواب ہے۔ جو دشمن کو فوری طور پر لاجواب اور ساقط کر دیتا ہے۔ اگر وہ کہیں کہ پولوس نے ابنیت وغیرہ کے متعلق ایسی تعلیم دی ہے جو حواری نہیں دیتے تھے۔ تو انہیں تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ایک شرارتی شخص تھا۔ جس نے دشمنی اور عناد سے یہ زہر پھیلا دیا پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے دعوے کے ابتداء میں تو وہ آپ کا ایسا مخالف ہو۔ کہ آپ پر کفر کا فتویٰ لگا چکا ہو۔ اور بعد میں اس کا عرفان ایسا بڑھ جائے۔ کہ اسے وُہ نور نظر آنے لگ جائے۔ جو ان لوگوں کو بھی نظر نہ آیا۔ جنہوں نے آپ پر ابتداء میں ایمان لانے کا شرف حاصل کیا۔ اور آپ کے دین کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کیں۔ اور اگر اسے تسلیم نہ کیا جائے۔ اور کہا جائے۔ کہ صحیح تعلیم وہی تھی۔ جو حواری سمجھتے تھے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ پولوس کی طرف جو مشرکانہ تعلیم منسوب کی جاتی ہے۔ وہ اس نے نہیں دی۔ بلکہ لوگوں نے اس کی طرف منسوب کر دی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ دشمن کے اعتراض کو اس کے مسلمات کے رو سے رد کرنے اور اسے ملزم اور لاجواب کرنے کے لئے تحریر فرمایا ہے۔ ورنہ میں نے جہاں تک پولوس کی کتابوں کو پڑھا ہے۔ مجھ پر یہی اثر ہے۔ کہ وہ بڑا ایماندار شخص تھا۔ اور اس کی تعلیم میں بڑی روحانیت پائی جاتی ہے۔ یہ محض عیسائیت کا رد کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔ کیونکہ عیسائی قوم شرک اور تثلیث کی بنیاد پولوس کی تعلیم پر رکھتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب یہ دیا ہے۔ کہ اگر یہ نئی تعلیم ہے۔ اور ربانی حواریوں نے ایسی تعلیم نہیں دی۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ اس نے جھوٹ بولا۔ کیونکہ یہ تو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ بعد میں آنے والا کوئی شخص زیادہ عمدگی سے کسی بات کی وضاحت کر سکے۔ زیادہ اثر رکھنے والے دلائل پیش کر سکے۔ مگر یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ وہ ایسی تعلیم دے۔ جو پہلوں کے خلاف ہو۔ تعلیم مشترک ہی ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص مخالف تعلیم دے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ اس نے جھوٹ بولا۔ اور افترا سے کام لیا۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ اس نے وہی تعلیم دی ہے۔ جس کے پطرس اور دوسرے حواری قائل تھے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ شرک کی تعلیم اس کی طرف منسوب کرنا غلط ہے ؛

دہلی کے جلسہ کے بعد احمدیت قبول کرنے والے اصحاب

جلسہ دہلی کے بعد حسب ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔

(۱) محمد حسین صاحب چیف انجینئر آفس نئی دہلی
(۲) آفتاب احمد صاحب " "
(۳) فیاض بیگ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۲ پسران اور ۲ دختران۔ دریا گنج دہلی

خاکسار۔ عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی۔

ہماری ذمہ واری

"نفس انسانی کی تربیت صغر سنی میں بہتر ہو سکتی ہے" (الہام حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ) یہ ایک حقیقت ہے جس کی طرف خدا تعالےٰ نے ہماری توجہ کو مبذول کی ہے۔ پس ہم پر شدید ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کہ ہم اس بارہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہونے دیں اور اطفال کی تربیت میں پوری کوشش کریں اطفال کی تعلیم و تربیت کی غرض سے شمائل احمد کے نصف اول کا امتحان ماہ مئی میں تجویز کیا گیا۔ قائدین کرام تمام اطفال کو اس امتحان میں شرکت کے لئے تیار کریں۔ اور انہیں نصاب قیمت ۱۰/ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوا دیں

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

خاص طور پر دعائیں کی جائیں

مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کی علالت کے متعلق اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ ابھی تک تشویشناک ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ میاں صاحب موصوف کی صحت و عافیت کے لئے اس وقت تک مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔ جب تک صحت یابی کی خوشخبری نہ سن لیں ؛

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سکاؤٹس کی کامیابی

چند روز ہوئے سجان پور ضلع گورداسپور میں ڈسٹرکٹ سکاؤٹس کیمپ لگایا گیا۔ جس میں ۳۴ سکولوں کے ۲۳۵ سکاؤٹس شامل ہوئے۔ ان میں ہمارے سکول سے ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب پی۔ ٹی آئی کے ماتحت ۱۱ سکاؤٹس بھی شامل ہوئے۔ خدا کے فضل سے ہمارے سکاؤٹس کا کام نمایاں طور پر کامیاب رہا۔ طلباء نے مختلف شعبہ جات میں چار اول درجہ کے اور ایک دوسرے درجہ کا انعام حاصل کیا۔ اور مجموعی طور پر ہمارا سکول تمام سکولوں میں اول اور سکاؤٹ ماسٹر تمام سکاؤٹ ماسٹروں میں پہلے دو بہترین ماسٹروں میں شمار ہوئے ؛ خاکسار عبد القادر ہیڈ ماسٹر

درخواست دعا

میری اہلیہ دیوانگی کے حملہ سے سخت بیمار ہے۔ اگر کسی دوست کو خاص علاج معلوم ہو تو تحریر فرمائیں۔ نیز دردمندانہ دعا کے لئے درخواست ہے خاکسار۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن [illegible] قادیان

کیا آپ نے تعلیم الاسلام کالج قادیان کے لئے چندہ کا وعدہ اور روپیہ بھیج دیا ہے ؛ ناظر بیت المال

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنیوالوں کو ضروری اطلاع

خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے والے احباب انٹرویو کے لئے قادیان آنے کی خاطر بالکل تیار رہیں۔ جن کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے۔ وہ فوراً ہی تشریف لے آئیں۔ انشاء اللہ ان کو جلد ہی بلایا جائے گا۔

انچارج تحریک جدید قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت

دیوان سر عبد الحمید صاحب کا ایک خواب

ایک روحانی اہم ترین امر کے متعلق جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں حضور سرور کائنات فخر الانبیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی طرف اشارہ ہے مجھ کو دیوان سر عبد الحمید صاحب بیرسٹرایٹ لا نائٹ سی آئی۔ای ۔او۔بی۔ای خان بہادر سابق وزیر اعظم کپور تھلہ حال فوڈ کمشنر سنٹرل انڈیا نے اپنا رویا سنایا۔ چونکہ اس رویا کا تعلق آسمانی سلسلہ کے ساتھ ہے۔ اس لئے وہ روائت میرے سینہ میں بطور امانت ہے جس کا ذکر کرنا میرے نزدیک از بس ضروری ہے۔ جو یقیناً ایک آسمانی شہادت کے قائمقام ہے۔ جسے ذیل میں با قرار صالح بیان کرتا ہوں ۱۹۳۴ء کے آخر کا ذکر ہے کہ دیوان سر عبد الحمید وزارت سے ریٹائر ہوئے۔ جس دن ریٹائر ہوئے غالباً اسی دن یا غالباً اس سے اگلے دن کا ذکر ہے۔ کہ بوقت سہ پہر میں اور دیوان صاحب دونوں ان کے دفتر میں بیٹھے تھے۔ جب مجھ کو دیوان صاحب نے فرمایا۔ کہ میں آج ایک خاص بات بتانی چاہتا ہوں۔ جو میں ان کے الفاظ میں لکھتا ہوں۔ فرمایا۔ "جن ایام میں بمقام لاہور بی۔ اے کلاس میں تعلیم پاتا تھا۔ ان دنوں کا ذکر ہے کہ میں نے ایک رات جبکہ میں ہوسٹل میں سویا ہوا تھا۔ خواب دیکھا کہ تین یا چار صد آدمیوں کا ایک انبوہ ہے۔ جس میں ایک پاک شکل بزرگ کو دیکھا۔ اور میں نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ یہ پاک صورت بزرگ کون ہیں۔ تو مجھ کو بتایا گیا۔ کہ یہ حضور فخر الانبیا سرور کائنات رسول عربی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ نظارہ دیکھنے کے بعد جبکہ آخری حصہ رات کا وقت تھا۔ میں بیدار ہو گیا۔ اس خواب دیکھنے کے ۱۹ یا ۲۰ روز بعد جبکہ یہ خواب مجھ کو بھول گیا تھا۔ میں شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور کی دوکان کی طرف کچھ خریدنے گیا۔ شام کا وقت تھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ریلوے سٹیشن کی طرف سے کثیر تعداد میں لوگ شیخ رحمت اللہ صاحب کی دوکان کی طرف آ رہے ہیں۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ مجمع کیسا ہے۔ تو کسی شخص نے مجھ کو بتایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب قادیان والے تشریف لائے ہیں۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب بھی شیخ رحمت اللہ صاحب کی دوکان پر تشریف لا رہے تھے۔ مجمع دیکھ کر مجھ کو اپنا خواب یاد آ گیا۔ چنانچہ میرے دوکان پر پہنچنے کے ساتھ ہی حضرت مرزا صاحب مع مجمع کے تشریف لے آئے۔ اور غالباً کرسی تھی یا کوچ پر تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت حضرت مرزا صاحب نے پگڑی کا شملہ منہ کے آگے رکھا ہوا تھا۔ مرزا صاحب کے ہمراہ حکیم مولوی نورالدین صاحب جن کا بڑے میاں صاحب (والد بزرگوار دیوان سر عبد الحمید) سے خاص تعلق تھا۔ اور مجھ کو بھی خوب جانتے تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ میاں آگے آ جاؤ۔ جس پر میں آگے بڑھا۔ اور حضرت مرزا صاحب کا جب چہرہ دیکھا۔ تو معاً مجھ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک جو ۱۹-۲۰ روز اول خواب میں دیکھا تھا۔ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ جس میں سرمو فرق نہ تھا۔ میں نے یہ خواب سنکر میاں صاحب سے کہا۔ کہ آپ نے بڑا ظلم کیا۔ کہ اس قدر عظیم الشان خواب کے ذریعہ آپ پر طالب علمی کے زمانہ میں جبکہ دل بالکل صاف ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے واضح طور پر انکشاف فرمایا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود مبارک بروزی رنگ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی وجود پاک ہے۔ گویا یہ زمانہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ کا ہے۔ باوجود اس قدر واضح طور پر انکشاف ہونے کے آپ نے اس طرف توجہ نہ کی۔ بلکہ اپنا رویا آپ نے نہ صرف طالب علمی کا زمانہ ختم ہونے کے بعد بلکہ ملازمت کا بھی تمام زمانہ گزارنے کے بعد آج ریٹائر ہو کر اس لئے کہ آپ کے دل پر اس خواب کا گہرا اثر ہو چکا تھا۔ آپ کے فطری زبردست تقاضے کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔ اس کی ذمہ داری کس طرح سے آپ پر عائد ہوتی ہے۔ اول تو آپ کی اپنی ذات کے متعلق پھر آپ کے حلقہ متعلقین اور دوستوں اور جس قدر لوگ آپ کے زیر اثر رہے ہیں۔ ان پر آپ نے اس عظیم الشان صداقت کا اظہار نہ کیا۔ جس کے لئے خدا کے حضور آپ جوابدہ ہونگے میری یہ بات سنکر میاں صاحب نے فرمایا کہ میں اس سے پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کر چکا ہوں۔ جس پر میں نے کہا کہ یہ ہرگز کافی نہیں۔ بہرحال چونکہ میں اس خواب کے سننے کے بعد اس کو ایک امانت کے طور پر سمجھتا رہا ہوں۔ اس لئے میں نے اس کو شائع کرا دیا ہے۔ تاکہ سعید فطرت انسانوں کے لئے باعث ہدائت ہو سکے۔ اس مرحلہ پر میں اس بات کے اظہار کو بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میاں صاحب کی نیک فطرت پر یہ بات دلالت کرتی ہے۔ کہ آپ پر اللہ تعالےٰ نے ایسے اہم ترین امر کا واضح طور پر انکشاف فرمایا۔ دعا ہے کہ میاں صاحب کے لئے ان کا یہ رویا ان کے شرح صدر کا باعث ہو آمین

میں نے یہ رویا انہی ایام میں جبکہ میں نے سنا حضرت سیدنا مصلح موعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں عرض کر دیا تھا خاکسار۔ عبد المجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپور تھلہ

"عالم کباب"

احباب پوچھا کرتے ہیں۔ کہ عالم کباب جو مصلح موعود کا دوسرا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے۔

اس بارے میں میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ جس طرح الہامی نام عام طور پر بعض پیشگوئیوں کے حامل ہوا کرتے ہیں۔ یہ نام بھی ایک پیشگوئی کا حامل ہے۔ جسے ایک بھاری خوشخبری کہدیں تو ناموزوں نہیں ہے مصلح موعود اور عالم کباب ایک ہی (مبارک) ہستی کے دو نام ہیں۔ جن کے معنوی پہلو پر اگر غور کیا جائے۔ تو مندرجہ ذیل باتیں مستنبط ہوتی ہیں۔

اوّل یہ کہ وہ ہستی جس کے یہ دونو نام ہیں۔ آسمانی ہے

دوم یہ کہ وہ اصلاح خلق کے لئے مامور ہے

سوم۔ اس کی اصلاح کی کیفیت یہ ہو گی۔ کہ وہ بدمزہ عالم کو کباب کی سی تاثیر دیگی۔ چوتھے وہ اپنا اصلاح کا سامان آسمان سے ساتھ لائے گی۔

پانچویں۔ وہ سامان آگ ہوگا جس کی تپش مقررہ اور محدودہ مقدار میں ہوگی۔ جس سے کچا گوشت پک کر کباب ہو جائے۔ اور لذیذ اور مقوی ثابت ہو۔ احباب کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی رحلت سے چند روز پیشتر (۱۹۱۴ء میں) فرمایا تھا۔ کہ عنقریب ایک بھاری ابتلا آنے والا ہے۔ دوست ہوشیار ہو جائیں

"مصلح موعود"

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے تشریف لے جاتے ہی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مسند خلافت پر آتے ہی ملکی لڑائیوں کی ایسی آگ بھڑکی کہ "قوموں پر قومیں چڑھائی کریں گی" کا مصداق ہو گئی اور وہ اب تک چل رہی ہے۔ اور جہاں کباب ہو رہا ہے۔

یہ لڑائیاں اگرچہ ملکی اور عالمگیر ہیں۔ مگر طریق جنگ سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بے لگامی نہیں بلکہ قدرت کی لگام کے نیچے جاری ہیں لطیف ترین بات یہ ہے۔ کہ میدان جنگ کا ہر نقشہ کسی نہ کسی رنگ میں حضرت ممدوح کو پہلے رویا میں دکھا دیا جاتا رہا۔ اور وہ اسے خطبات میں من وعن ہمیں سنا دیتے رہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر آسمانی تعلق نہیں تھا۔ تو یہ سارے نقشے قبل از وقت کیوں دکھائے جاتے رہے۔ اور پھر صرف اسی ممتاز ہستی کو اور پھر اس تفصیل کے ساتھ پس جہاں ان باتوں سے مندرجہ بالا استنباط کی تائید ہوتی ہے۔ وہاں ایک غور سے کام لینے والا انسان لامحالہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے۔ کہ یہ ملکی لڑائیاں سب اصلاحی ہیں۔ اور اصلاح عالم پر منتج ہونگی۔ یعنی یہی دنیا جسے انسان نے اپنے افعال شنیعہ سے بدمزہ کر رکھا ہے مناسب مقدار کی تپش کھا کے کباب کی سی مزیدار اور مقوی ہو جائیگی۔

ہاں ممکن ہے جہاں کہیں اللہ تعالےٰ سزا دینا چاہے وہاں عذابی رنگ بھی پیدا کر دے۔ اور

عالم کباب کسی طرح کچھ جھلس بھی جائے مگر انجام کار بخیر ہوگا۔ سبحان اللہ وبحمدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے۔ وران کے جمال رنگ کے نیچے دینی لڑائیاں بند ہو کر دینی تعلیم کی

حضرت سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کا ذکرِ خیر

(۱)

پیارے آقا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اور اس کے فضل ہمیشہ حضور کے شامل حال ہوں۔

کل باہر سے آنے کے بعد انکھوں نے وہ خبر پڑھی۔ جسے پڑھنے کے لئے آنکھیں تیار نہ تھیں۔ افسوس وہ محبوب ہستی جس پر ہر ایک کو ناز تھا۔ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے چلی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پیارے آقا! سیدہ محترمہ کی وفات یقیناً حضور کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ میں نے بھی دو تین سال حضور کی غلامی میں گذارے ہیں۔ سیدہ محترمہ کی محبت، ان کی شفقت، ان کے اخلاق ہر چھوٹے بڑے سے ایسے تھے۔ کہ ہر ایک کے لئے ان کی وفات بہت بڑا صدمہ ہے۔

میرے ساتھ بھی آپا جان مرحومہ کا بچوں کی طرح سلوک تھا۔ بلکہ وہ تو ہر ایک سے محبت رکھتی تھیں۔ دوران سفر میں سیدہ محترمہ اپنے خدام سے بے حد شفقت سے پیش آتیں۔ ان کا ہر طرح خیال رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ حضور اقدس اور سیدہ محترمہ کی نشانیوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اُن کو دنیا میں ستاروں کی طرح چمکائے اور سیدہ محترمہ کو جنت الفردوس میں حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا قرب عطا فرمائے آمین۔

خاکسار لطیف

(۲)

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

پیارے آقا! آج عزیزہ ممتاز کے خط نے حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے انتقال کر جانے کی افسوسناک خبر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت ہی صدمہ ہُوا۔ جب سے حضرت ام طاہر احمد بیمار ہوئیں۔ مجھے متواتر ان کے لئے دعا کرنے کی توفیق ملی۔ اگرچہ مجھے قبل از وقت حضرت ام طاہر کی وفات کی خبر دے دی گئی لیکن پھر بھی میں دعا کرتا رہا۔ سیدنا! یہ قومی صدمہ ہے۔ اور یقیناً جماعت حضور کے ساتھ اس صدمہ عظیم میں شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور ہم اس یقین سے پُر ہیں۔ کہ اس نقصان ظاہری میں بھی کوئی فائدہ ہی منظور ہوگا۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دعاؤں کے صدقہ جو موصوفہ کے لئے کی گئیں۔ اس نقصان کی تلافی کریگا

احمدی مستورات کو حضرت ام طاہر احمد سے خونی رشتہ سے بھی بڑھ کر محبت تھی۔ میری بچیوں نے ہر خط میں مجھے لجاجت سے ان کی صحت کے لئے دعا کے لئے لکھا۔ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا۔ اگرچہ اس وقت میں اپنے دفتر میں اپنے ماتحت عملہ کے سامنے ہوں۔ لیکن بے تاب ہوں الٰہی جماعت احمدیہ پر رحم کر اور اپنے فضلوں سے جماعت کو نواز۔ اور ایسے افراد کو جو جماعت کی روحانی ترقی کا باعث ہیں۔ لمبی عمریں عطا فرما۔ آمین۔ سیدنا میں حضور کو ہمدردی کا کیا لکھوں۔ جب میں خود اس صدمہ میں ہمدردی کا محتاج ہوں۔ حضور اپنی جماعت کے مجروح دلوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت پر ایسا فضل کرے کہ اس صدمہ کی تلافی ہو جائے۔ اگرچہ میں اس الہام الٰہی سے واقف ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس صدمہ سے پہلے حضور کو مصلح موعود ہونے کی اطلاع دے کر نوازا۔ لیکن ہم اس کے بھی بھوکے ہیں۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے خواہشمند۔

خاکسار ظفر الحق فیلڈ پوسٹ آفس ۱۰۷

(۳)

بخدمت شریف حضرت اقدس امیر المومنین مصلح الموعود ایدک اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

سیدہ آپا جان کی وفات کی خبر سنی۔ سخت رنج و افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ سیدہ آپا جان کی میرے دل میں بہت ہی قدر اور محبت تھی۔ اس لئے تھوڑی دیر کے لئے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ان کی وفات کا مجھے ہی سب سے زیادہ صدمہ پہنچا ہے۔ مگر بعد میں ان کے بچوں۔ رشتہ داروں اور ان عورتوں کا خیال آیا۔ جو قادیان میں رہتی اور حضرت آپا جان کے مفید وجود سے فائدہ اٹھاتی رہی ہیں۔

مجھے صرف دسمبر ۱۹۴۲ء میں اس خوبیوں کے مجسمہ اور شفقت بھری ذات کو دیکھنے کا پہلی اور آخر دفعہ موقع ملا تھا۔ اسی وقت سے ان کی نوازش اور شفقت کا دل پر گہرا اثر تھا اور ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور ہر وقت ان پر رحمت کی بارش برساتا رہے۔

خادمہ رضیہ جالندھری از کوہاٹ

(۴)

سیدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

حضرت ام طاہر احمد صاحبہ خدا تعالیٰ اُن پر ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان کو جنتِ فردوس میں جگہ دے۔ ویسے تو ساری جماعت کو ہی ان کی وفات کا دلی صدمہ ہے لیکن میرا خیال ہے۔ کہ مجھے جو صدمہ ہُوا ہے۔ وہ باقی بہنوں سے بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ اس ناچیز اور حقیر بندہ پر بھی ان کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔

میری جب شادی ہونے لگی۔ تو میرے بعض قریبی رشتہ داروں نے اسکی مخالفت کی۔ کہ یہ رشتہ نہ ہونے پائے۔ یہانتک کہ امور عامہ کو غلط رپورٹ دے کر ہمیں حکم دلوا دیا۔ کہ تا فیصلہ یہ رشتہ نہ کریں۔ اور نکاح نہ ہو۔ میری والدہ صاحبہ حضرت ام طاہر احمد صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور ان کی معرفت اصل حالات حضور سے عرض کئے۔ تو حضور نے ازراہ عنایت فرمایا۔ کہ تم لوگ بیشک نکاح کرا لو۔ جناب والد صاحب نے اپنے مکان پر اُسی وقت چند آدمی اپنے محلہ کے بلا کر نکاح پڑھوا دیا۔ اور سیدہ مرحومہ خود اسی وقت ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ اور اپنے دست مبارک سے دُلہن کو کپڑے وغیرہ پہنائے اور خوشی میں شریک ہوئیں۔ واپس تشریف لے جاتے وقت فرمایا۔ رحمت! میں خود تمہاری دُلہن کو سجا کر چلی ہوں۔

الغرض جب کبھی آپ ہمارے ہاں تشریف لاتیں۔ یا میں کسی کام کے لئے درِ دولت پر حاضر ہوتا۔ ہمیشہ نہایت ہمدردی اور شفقت سے پیش آتیں۔

کل ۲۷، ۲۸ مارچ کی درمیانی شب کو میں نے ایک خواب دیکھا۔ اور یہی خواب اس خط کے لکھنے کا موجب ہُوا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں ایک بہت بڑی وسیع سڑک پر پیدل جا رہا ہوں۔ یہ سڑک بہت اچھی طرح صاف اور پختہ ہے اس کے دونوں طرف عجیب عجیب پھلدار درخت ہیں۔ جس طرف میں جا رہا ہوں۔ اُس طرف سے اِکّا دُکّا بہت خوبصورت سبز رنگ کی موٹر کاریں نہایت تیزی سے آ رہی ہیں۔ اور میرے پاس سے گزر جاتی ہیں۔ یہ بالکل نئی کاریں ہیں۔ اور پھولوں کے ہاروں سے اس قدر بھرپور ہیں۔ کہ ان کے اندر کی سواریاں بالکل دکھائی نہیں دیتیں۔ یہ پھول مختلف رنگ کے ہیں۔ اتنے میں ایک کار یکدم میرے پاس آکر رُکی۔ میرا دماغ خوشبو سے مہک گیا۔ ان ہاروں کے اندر سے ایک بالکل سفید رومال میں کچھ بندھا ہُوا کسی نے باہر لٹکایا۔ (میں نے وہ ہاتھ بھی نہیں دیکھا۔ کیونکہ وہ بھی پھولوں میں چھپا ہُوا تھا) اور کہا کہ (رحمت! یہ میاں طاہر کو دے دینا) میں نے جلدی سے اُسے پکڑ لیا۔ اور کہا۔ "بہت اچھا"۔ موٹر فوراً جلدی اور نظروں سے غائب ہو گئی۔

میں نے آواز کو اچھی طرح سے پہچانا۔ جو حضرت ام طاہر احمد کی تھی۔ کار چلی گئی میں اسی جگہ پر مڑ کر کار کی طرف دیکھتا رہا۔ اور سوچ رہا تھا۔ کہ ام طاہر تو وفات پا چکی ہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔ صبح تقریباً ۵ بجے کا وقت تھا۔

خادمہ رحمت الٰہی والدہ ڈاکٹر طفیل علی صاحب قادیان

زبان عربی کے ام الالسنہ ہونے کے خلاف ایک غیر مسلم کے اعتراضات پر نظر

پروفیسر چیتن دت بی۔اے آف دیال باغ آگرہ نے پیام اتحاد نامی ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں مختلف زبانوں کے الفاظ باہم ملاکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ام الالسنہ سنسکرت زبان ہے، عربی نہیں۔ نیز انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف منن الرحمٰن کے خلاف لکھا ہے اور کئی طریق سے نکتہ چینی کی ہے۔ مجھے دو برس سے بعض آریہ اس کتاب کے متعلق لکھ رہے تھے۔ خود مصنف نے بھی لکھا کہ "میں نے حضرت مرزا صاحب کی کتاب منن الرحمٰن کی تردید میں کتاب لکھی ہے۔ مگر کسی آریہ یا مصنف نے وہ کتاب باوجود میرے طلب کرنے کے مجھے نہ بھیجی۔ پورے دو سال بعد محض بفضل خدا وہ کتاب ایک ہفتہ ہوا مجھے مل گئی ہے۔ اس کا مکمل اور شافی جواب تو کتابی صورت میں ہی دونگا۔ ہاں بطور نمونہ چند سطور پیش ہیں تا قارئین کرام پر اس کتاب اور اس کے مصنف کی حقیقت و علمیت ظاہر ہو جائے۔

مصنف کے دعاوی اور کبر و غرور

اس کتاب میں مصنف نے ہادیٔ برحق ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور بار بار اپنے آپ کو ہادی اور ہادیٔ برحق لکھا ہے۔ (صـ ۳۵ و ۴۰) پھر یہاں تک ادعا کیا ہے۔ کہ آسمان سے ایک نورانی شکل نازل ہوئی وہ بولی "اے اس زمانے کے ہادی تیری باتوں کو سنکر ہمیں بہت خوشی ہوتی ہے"۔ (صـ ۲۹۷) پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا "اے ہادی جب ہمنے دیکھا تھا کہ ظالم لوگ اس قدر سیاہ دل ہیں۔ تو میں نے جہاد کا سبق سکھایا"۔ (صـ ۲۴۸) "اے ہادی تو نے جو اس زمانے میں ہندو قوم کو اعلان شہنشاہ حقیقی کے نام سے دس باتوں کا سبق دیا ہے۔ وہ ہم کو بہت پسند ہے"۔ (صـ ۲۴۹)

اس کے علاوہ آپ کو علوم اور زبانوں کے مالک ہونے کا بھی اتنا بڑا ادعا ہے کہ دوسروں پر زبان کے متعلق غلط اعتراض کرتے ہوئے ذرہ بھی نہیں شرماتے۔ آپ لکھتے ہیں "بکر دا اعتراض اے لوگو میرے اس عجیب قسم کے اردو پر . . . کیونکہ میں نے خوشی سے پسند کر لیا ہے۔ اس طرز تقریر کو زیادہ تر اس کتاب میں۔ اور میں ہوں زبانوں کا مالک۔ اس لئے مجھ پر حرف گیری مناسب نہیں۔ (صـ ۱۵) پھر لکھتے ہیں۔

"جب میں اس اخوت کے سوال پر غور کر رہا تھا۔ تو آسمان سے بانڑی آئی۔ (الہام ہوا) کہ اے اخوت کو سوچنے والے زبانوں کے مالک ہادی"۔ (صـ ۲۴۳) یعنی الہام میں بھی آپ کو زبانوں کا مالک اور ہادی کہکر پکارا جا رہا ہے۔ اپنے علم عربی اور فارسی کے متعلق لکھتے ہیں "عربی فارسی میں مجھے پہلے ہی کافی مہارت تھی سنسکرت بھی میں جانتا تھا"۔

(پریم پرچارک ۲۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)

پروفیسر صاحب حضرت اقدس اور حضور کی مذکور بالا کتاب کے متعلق لکھتے ہیں "ہمارے مرزا صاحب مرحوم و مغفور نے الہام کا نام لے کر کس قدر غضب کیا کہ ۱۲۰ صفحہ کی کتاب لکھ کر اس میں ۵ و ۱۰ الفاظ کا حوالہ بھی نہیں دیا۔ دس پانچ کیا دو تین الفاظ کا بھی حوالہ نہیں دیا۔ انشاء پردازی کے سوائے اور لوگوں کو مرعوب کرنے اور دھمکانے کے بلکہ سست کہنے کے سوا کچھ نہیں لکھا۔ اور دعویٰ اس قدر عظیم کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے"۔

(پریم پرچارک ۳۱ر جنوری ۱۹۳۶ء)

پھر لکھتے ہیں "مجھے ہر دو (حضرت اقدس اور خواجہ کمال الدین) عالم اصحاب کی حالت پر ضرور افسوس آتا ہے کہ اس قدر خفیف علم رکھتے ہوئے حضرت مرزا صاحب مرحوم نے کتاب منن الرحمٰن لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کر دی۔ اور اس ساری کتاب کے ۱۰۴ صفحوں میں ایک لفظ بھی سنسکرت کا رقم نہ فرمایا"۔ (پریم پرچارک ۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)

پھر لکھتے ہیں "میرے ہر دو قابل حضرات کی فلولاجیکل تحقیقات پر علم کے سچے محققوں کو ہمیشہ ہنسی آئیگی۔ اور حقیقت میں آپکی بعض باتیں ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہیں (نعوذ باللہ) اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے اصحاب ہی علم تحقیق الالسنہ کو بدنام کرتے ہیں"۔ (اخبار مذکور ۱۴ر فروری ۱۹۳۶ء)

پھر لکھا ہے "آپ (حضرت اقدس) عربی زبان کے عالم تھے اور عربی خوب لکھ سکتے تھے۔ مگر فلالوجسٹ یعنی محقق زبان نہ تھے۔ اسلئے فلالوجی کے جاننے کا دعویٰ کرنا آپ کی شان کے شایاں نہیں۔ میں آپکو صاف صاف عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ تو کیا دنیا کا کوئی عالم بھی میری مشین گن کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا"۔ (۱۴ر فروری ۱۹۳۶ء)

اسی قسم کے اور بھی کئی ایک اقتباسات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر بوجہ طوالت ترک کر دئے گئے ہیں۔

پروفیسر صاحب کی علمیت کا پہلا ثبوت

حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر صاحب کے یہ سب دعاوی تارِ عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ آپ عربی سے بھی بےخبر ہیں۔ اور سنسکرت بلکہ ہندی کے بھی عالم نہیں۔ جیسا کہ ذیل کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ آپ نے لکھا "انگریزی ٹال ہے عربی میں طویل ہے جو طول سے نکلا ہے۔ مگر طول کسی مصدر تک نہیں پہنچتا سوائے اس عام قاعدے کے کہ جیسا لفظ ہے اسکو بطور فعل کے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اور بطور اسم کے بھی"۔

(۲۴ر جنوری ۱۹۳۶ء اخبار مذکور)

حالانکہ یہ دونوں باتیں صریحاً غلط ہیں۔ کیونکہ طول کا لفظ فعل اور اسم ان دونوں حالتوں میں ایک ہی صورت میں نہیں استعمال ہوتا۔ بلکہ فعل ہونے کی حالت میں طال یطول استعمال ہوتا ہے اور اسم ہونے کی حالت میں "طویل" مگر پروفیسر صاحب اپنی کم علمی کے باعث دونوں حالتوں میں برابر بتا رہے ہیں۔ پھر یہ سراسر غلط دعویٰ کر دیا کہ "طول کسی مصدر تک نہیں پہنچتا"۔ جناب من طول تو خود مصدر ہے۔ دیکھئے اقرب الموارد میں صاف لکھا ہے۔ اَلطُّوْلُ بِالضَّمِّ مَصْدَرٌ۔ یعنی طول کا لفظ مصدر ہے۔ ماحصل یہ کہ حالتِ فعلی طال یطول۔ حالتِ اسمی طویل اور مصدر طول آتا ہے۔

دوسرا ثبوت

اب ذرا اور آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "سنسکرت میں ہنسی کیلئے دو لفظ ہیں۔ ایک ہے ہس جس سے عربی کا ہزا بنا اور استفعال کے بحر میں آکر وہی ہزا استہزا ہو جاتا ہے"۔

(۱۱ر جولائی ۱۹۳۶ء اخبار مذکور)

پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے استفعال کسی بحر کا تو نام نہیں بلکہ علم الصرف کے ایک باب کا نام ہے۔ بحر کا تعلق علم عروض سے ہے۔ معلوم ہوا۔ آپکو بحر اور باب کی حقیقت بھی معلوم نہیں۔

تیسرا ثبوت

پروفیسر صاحب نے اپنی کتاب اور مضامین میں کئی جگہ "تضیع الحرب" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ "تو دنیا میں تضیع الحرب کرنا چاہتا ہے"۔ (پیام اتحاد صـ ۲۴۷) اور اس سے مراد آپکی جنگ و جدال کو ضائع یعنی ختم کرنا ہے۔ عربی کا ایک طالب علم بھی جانتا ہے کہ یہ باب تفعیل کا مصدر ہونے کی حیثیت سے تَضْيِيْع آنا چاہیئے۔ (ضَيَّعَ۔ يُضَيِّعُ۔ تَضْيِيْع) دعویٰ زبانوں کا مالک ہونے کا لیکن علم الصرف کے ابتدائی قواعد سے بھی اتنے ناواقف۔

چوتھا ثبوت

آپ نے اپنی کتاب پیام اتحاد کے صـ ۱۹۶ پر لکھا ہے، "لا اکراہ فی الدین عربی کی مشہور مثل ہے نہ کراہت کر دین کے معاملے میں اس کا معنے ہے (صـ ۱۹۶) حالانکہ یہ عربی کی مثل نہیں بلکہ قرآن کریم کی آیت ہے اور اکراہ کے معنے کراہت نہیں بلکہ "جبر یعنی زبردستی" ہے۔ دیکھئے اقرب الموارد اکرھہ علی الامر حملہ قهرا" (صـ ۱۰۸۰) یعنی زبردستی کسی کام کے لئے برانگیختہ کرنا۔

پروفیسر صاحب جس طرح زبان عربی سے بےخبر ہیں۔ اسی طرح سنسکرت بلکہ ہندی تک سے بھی ناواقف ہیں۔ اس بات کو تفصیل کے ساتھ تو "تصدیق منن الرحمٰن" میں بیان کرونگا بطور مثال ملاحظہ ہو "مقرر کرنا۔ اسکی ہندی نیم کرنا ہے"۔ (صـ ۱۰۶) حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ اسکی ہندی "نیت کرنا" ہے۔ جیسا کہ مقررہ وقت کو "نیت سمے" کہتے ہیں سنسکرت میں "کشل" بمعنی خیر و عافیت آتا ہے۔ چنانچہ سنسکرت میں کہتے ہیں۔

"کم بھوان کشلی آستی" کیا آپ خیریت سے ہیں" مگر آپ فرماتے ہیں۔ نہانے کیواسطے عربی کا مصدر غسل ہے اور سنسکرت میں اسکے مقابل کشل ہے"۔ (صـ ۲۱۲) حالانکہ یہ صریح غلط ہے۔

جیسی علمی کتاب پر اعتراض کرے۔ اور اس کی تردید لکھنے کا مدعی ہو۔ یہ چند باتیں تو بطور نمونہ لکھی گئی ہیں۔ دوسرے نمبر میں سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے کے دعوے کے متعلق ...

کٹا ہوا ہاتھ اور غیر مبائعین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ ماہ جنوری میں خدائے علیم و خبیر کی طرف سے صریح الہام اور اطلاع پا کر مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تو گویا کہ اہل پیغام کیمپ پر آسمان ٹوٹ پڑا اور ان کے "امیر" نے اپنے ساتھیوں میں اپنی قدر و قیمت بڑھانے کے لئے اپنی قیمتی سے قیمتی متاع جو نہ معلوم اس وقت تک کتنے پردوں میں پوشیدہ رکھی ہوئی تھی پیش کر دی یعنی نہایت شان اور کمال اہتمام کے ساتھ ۱۶ فروری ۱۹۴۴ء کے پیغام صلح میں اپنا ایک پرانا فوٹو غالباً ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء کا چھپوا دیا۔ بقول جناب محمد علی صاحب اس فوٹو میں "الٰہی تصرف" کے ماتحت ساتھ کے کسی دوسرے آدمی کا صرف بایاں ہاتھ بھی (جس کو مولوی صاحب موصوف غیبی ہاتھ کے نام سے پکارتے ہیں) آ گیا۔ اور اس ہاتھ میں ایک کتاب ہے جس کے اوپر قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ بس اتنی سی بات کو اہل پیغام اور خصوصاً ان کے امیر صاحب نے بے حد اہمیت دی۔ اس فوٹو کی شان میں مولوی صاحب ممدوح اور پیغام صلح اخبار نے بہت کچھ لکھا۔ اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ یہ فوٹو مولوی صاحب ممدوح نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے کھچوایا تھا۔ اور یہ کہ مولوی صاحب ممدوح کے ہمراہ جو اکیلا ہاتھ مع الفاظ "قرآن شریف" فوٹو میں دکھایا گیا ہے یہ خدائی تصرف ہے اس ساری تعریف اور تمہید کے بعد اہل پیغام نے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ گویا قدرت نے ابتداء ہی سے مولوی محمد علی صاحب کو خدمت قرآن کریم کے لئے چنا ہوا تھا۔ جبکہ کوئی ان کا گمان بھی کسی کو نہ تھا کہ وہ کسی زمانہ میں ترجمہ قرآن کریم کا انگریزی زبان میں کر کے خدمت دین کریں گے۔ اور یہ نتیجہ نکالنے کے بعد مولوی صاحب نے دنیا کے ذہن نشین یہ بات کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا وہی خادم قرآن اور عالم قرآن ہیں۔ جن کے مقابلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات مبارک اور ان کا دعویٰ مصلح موعود ہونے کا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

قربان جائیے مولا کریم کے کاموں کے کہ اہل پیغام اور ان کے امیر نے فوٹو اور اس کے متعلق تعریفی کلمات کو تو اس لئے چھاپا کہ مولوی صاحب کی عزت اور عظمت اور طہارت قلبی اور تعلق باللہ کا دنیا میں شہرہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ یعنی یہ کہ خود اہل پیغام کے ہاتھوں یہی فوٹو چالیس سال سے زائد عرصہ گوشہ گمنامی میں پڑے رہنے کے بعد اپنے مقبول بندے حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعوے مصلح موعود کا اعلان کرنے پر خود ان کے اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۴۴ء میں چھپوا کر خدا تعالیٰ نے ان کی ناکامی کے اسباب پیدا کر دیئے۔

تفصیل اس کی یوں ہے۔ جس پر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت موجود ہے کہ کہا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں یہ فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے کھچوایا ہم بھی آمنا و صدقنا کہتے ہیں کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ مگر فوٹو کھچوانے کے بعد کے حالات بتلاتے ہیں کہ حضرت اقدس کی دور بین اور معرفت شناس نگاہ نے مولوی محمد علی صاحب کے آئندہ حالات زندگی کا ابتداء ہی سے مطالعہ کر لیا تھا اور بھانپ لیا تھا کہ وہ آگے چل کر کیا کچھ کریں گے۔ اسی حقیقت کو حضرت اقدس نے ایک کشف میں بھی بیان فرمایا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ میں نے کشف میں دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب کبھی کبھی مرد صالح تھے۔ اور میں نے ان کو کہا کہ آؤ ہمارے پاس آ کر بیٹھو۔ مختصر یہ کہ فوٹو کھچوانے کے بعد مولوی محمد علی صاحب کی زندگی کے حالات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست پیشگوئی حضرت اقدس کے حکم کے مطابق اسی فوٹو کھچوانے کی شکل میں محفوظ اور قلمبند کی گئی۔

فوٹو مذکور میں مولوی محمد علی صاحب کے قریب دائیں طرف ایک ہاتھ دکھایا گیا ہے جس میں ایک کتاب ہے اور اس پر قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ جو ہاتھ دکھایا گیا ہے۔ اور جس کو مولوی صاحب غیبی ہاتھ کے نام سے پکارتے ہیں۔ وہ بایاں ہے۔ یاد رہے کہ از روئے تعلیم اسلام بایاں ہاتھ بمنزلہ مکروہ اور برے کاموں کے کرنے کے ہوتا ہے تصویری زبان میں یہ ہاتھ خود مولوی صاحب ہی کا ہے۔ اکیلا ہاتھ بغیر جسم کے بمنزلہ کٹے ہوئے کے ہے۔ اور قرآن کریم کے رو سے ہاتھ اس کا کاٹا جاتا ہے جس نے ارتکاب سرقہ کیا ہو۔

سوال ہو سکتا ہے کہ کس سرقہ کی وجہ سے یہ ہاتھ کاٹا گیا؟ جواب ہے۔ کہ سرقہ اس چیز کا جو اس ہاتھ میں ہے۔ اور ہاتھ مذکور میں بقول مولوی صاحب موصوف ایک کتاب ہے جس پر قرآن شریف لکھا ہے۔ سوال ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحب کے سر مبارک کے اتنے قریب پیچھے کی طرف ایک ہاتھ میں موجود قرآن کیوں فوٹو میں چھپ گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن صاحب فوٹو پر گرفت اور ان کا مواخذہ کرنے کے لئے اسطرح پر درپے اور تیار نظر آتا ہے جیسے ایک مجرم پر قابو پانے کے لئے پولیس۔

پھر فوٹو میں غیبی ہاتھ میں جو کتاب دکھائی گئی ہے جس پر قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ یہ اسطرف اشارہ ہے۔ کہ مولوی صاحب اور اہل پیغام جس کتاب کو قرآن شریف سمجھ رہے ہیں وہ قرآن شریف نہیں۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال لوگوں کے سوچ اور بچار کا نتیجہ اور تفسیر ہے۔ اور چونکہ خدا کی فعلی شہادت نے بعد میں آ کر ثابت کر دیا ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اس تفسیر قرآن کریم کو فروخت کر کے نفع کما رہے ہیں۔ اور اپنی ذاتی جائیداد سمجھ رکھا ہے۔ علاوہ ازیں حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معارف و حقائق قرآنیہ کے مقابلے میں جو حضور علیہ السلام آسمان سے لائے۔ مولوی صاحب کی تفسیر ایسی ہی بے برکت۔ بے ثمر اور بے کار ہے جیسا کہ وہ کٹا ہوا ہاتھ۔ جس میں کتاب پکڑی ہوئی دکھائی گئی ہے کٹا ہاتھ اور کتاب کا فوٹو تعبیر کی زبان میں اپنی تفسیر آپ خوب کر رہا ہے۔ کٹے ہوئے ہاتھ نے جو قرآن کریم نام کی کتاب پکڑی ہوئی ہے۔ چشم بصیرت رکھنے والے اصحاب کے نزدیک یہ تمام مولوی صاحب کے لئے باعث رنج و ناکامی ہو نہ کہ باعث فخر و مسرت۔

خاکسار ملک عزیز محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان

سامانہ میں غیر مبائعین کا ناکام جلسہ

غیر مبائع سامانہ کا جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء کو سامانہ میں ہوا۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ عبد الرحمٰن صاحب مصری اختر حسین صاحب۔ عبد الحق صاحب ودیارتھی محمد یوسف صاحب گرنتھی تقاریر کے لئے آئے۔ ۱۲ اپریل کو عشا کی نماز کے بعد کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ مختصر تقریر مولوی صدر الدین صاحب اور محمد یوسف صاحب نے کی۔ ماحصل انکی تقاریر کا یہ تھا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محض مجدد مانتے ہیں۔ اور کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے اور ہمارا عقیدہ قادیانی دوستوں کی طرح کسی کو کافر کہنے کا نہیں

ہم ۱۳ کی صبح کو معلوم ہوا کہ مولوی صدر الدین صاحب سامانہ سے واپس تشریف لے گئے اس تاریخ کو بعد نماز عصر ۵ بجے شام سے ۷ بجے شام تک اور بعد نماز عشا مولوی اختر حسین صاحب کی تقریر نبوت کے ختم ہو جانے پر تھی۔ نوٹ کے لئے کمترین نے مستری جمیل الرحمٰن صاحب و مستری غلام حسین صاحب کو بھیج دیا تھا۔ اور یہ کہہ دیا تھا کہ یہ غیر مبائع اگر کوئی چیلنج مناظرہ کا دیں۔ اس کو منظور کر لینا۔ اگر کوئی وقت دیدیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور مولوی محمد علی صاحب غیر مبائع امیر جماعت لاہور کا اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب مصری کا سابقہ عقیدہ نبوت کے متعلق پیش کر دینا۔

۱۴ اپریل کو اختر حسین صاحب نے مناظرہ کا چیلنج اپنی تقریر میں دیا۔ اور دس منٹ سوال کے لئے دیئے۔ مستری جمیل الرحمٰن صاحب اور مستری غلام حسین صاحب نے متعلق نبوت تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد علی صاحب کا سابقہ عقیدہ پیش کیا

اوران کا چیلنج منظور کرلیا کہ ۲۹-۳۰ اپریل کو سامانہ میں مناظرہ کرلیں۔ مناظرہ کے متعلق اختر حسین صاحب نے جواب دیا کہ سامانہ کے غیر مبائعین سے بات چیت کرلو۔ میں اب ٹھہر نہیں سکتا۔ میں دہلی جا رہا ہوں جہاں مصلح موعود پر جو جلسہ ۱۶ اپریل کو قادیانی کر رہے ہیں۔ میں وہاں ان کی کچھ خدمت کروں گا۔

منشی فضل الرحمن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی۔ مصری صاحب نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اور قادیان کے متعلق غلط بیانیاں شروع کردیں کہ لوگ اٹھ کر جانے شروع ہو گئے۔

رات کو عبدالحق صاحب نے روح اور مادہ پر اور مصری صاحب نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ کوئی چیلنج دوران تقریر میں نہیں دیا۔ اور نہ وقت دیا۔ اس طرح سے غیر مبائع کا جلسہ ناکامی کے ساتھ ختم ہو گیا۔

کمترین ظفر حسن امیر جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۱۷۸ حکم نعل بی بی صحابیہ زوجہ مولوی محمد خان صاحب قوم افغان عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۲/۴ کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو کہ مبلغ یکصد روپیہ مہر ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد ک:۔ نعل بی بی موصیہ زوجہ محمد خان

گواہ شد:۔ محمد خان خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ علی محمد صحابی و موصی۔

سرخ پنسل کا نشان جن احباب کا چندہ ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے پتے کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب فوراً بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمادیں۔ بصورت عدم وصولی چندہ تاریخ مذکورہ کو وی پی ارسال ہوں گے۔ (مینجر)

با جلاس چودھری حمید اللہ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ پی سی ایس سب جج بہادر درجہ دوم مقام زیرہ ضلع فیروزپور

دعویٰ ۷۲/۲ سنہ ۱۹۴۳ء

لچھمن سنگھ ولد الوکھ سنگھ جٹ سکنہ واڑہ وریام سنگھ مدعی

بنام

آمد سنگھ وغیرہ مدعا علیہم

دعویٰ فصل اراضی

بنام:۔ کھیون سنگھ ولد گوردت سنگھ جٹ سکنہ خال دلیپ سنگھ پورہ ۲۵-H تحصیل کرن پور ریاست بیکانیر

مقدمہ مندرجہ صدر میں عدالت کو یقین ہو گیا ہے کہ مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ اس لئے کھیون سنگھ مدعا علیہ کے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور ۵/۲۴ کو اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار جس کو پیروی و جواب دہی مقدمہ کا حق حاصل ہو۔ بمقام زیرہ حاضر آکر پیروی نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

بحروف انگریزی

مہر عدالت

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ اتحادی فوجوں کے بے شمار دستے ٹینکوں اور توپوں سے مسلح ہوکر کوہیما کی طرف بڑھ رہے ہیں تاکہ جاپانیوں پر جارحانہ حملہ کیا جائے۔ کوہیما کی پہاڑیوں اور ٹیلوں سے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں۔ یہ آگ ۲۲ اپریل کو ہمارے بمبار جہازوں نے لگائی تھی۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ ہٹلر اور مسولینی نے ہفتہ اور اتوار کو ملاقات کی۔ جرمنی اور اٹلی کے سیاسی، فوجی اور اقتصادی مسائل پر بحث ہوئی۔ مسولینی نے بتایا۔ فیسسٹ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ محوری ممالک کے حق میں جنگی کوششیں جاری رکھی جائیں۔

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ بنگال کے وزیر صحت نے اسمبلی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۳ء میں بنگال میں ۱۸۷۳۷۴۵ اموات ہوئیں۔ ان میں سے ۲۱۳۱۷۵ ہیضہ ۹۷۳۳۳ ملیریا اور ۲۰۰۰۵ چیچک سے واقع ہوئیں۔

نیویارک ۲۶ اپریل۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ امریکہ کا صدر وہی شخص منتخب ہو سکیگا۔ جس کی تائید عورتیں کریں گی۔ کیونکہ وہاں زنانہ ووٹروں کا تناسب ۶۵ فیصدی تک پہنچ چکا ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شمالی فرانس کے بعض حصوں سے مزید شہری آبادی کو دوسرے مقامات میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

چنگکنگ ۲۶ اپریل۔ ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانیوں نے وسطی ہونان میں ۶۰ ہزار سے زیادہ فوج دھکیل دی ہے اور گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں میدان جنگ بہت وسیع ہو گیا ہے۔

[illegible] ۲۶ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی [illegible] مسولینی [illegible] فیسسٹ [illegible] میٹنگ میں جا رہا تھا [illegible] پھینکا گیا۔ مگر وہ اس کی [illegible] کے فاصلے پر پھٹا۔

[illegible] اپریل۔ ویٹیکن ریڈیو نے [illegible] کا ذکر کیا ہے۔ جو انہوں [illegible] سٹیٹ کو لگی ہے [illegible] روم میں اس وقت جو [illegible] اس سے [illegible]

سخت تشویش ہو رہی ہے۔ جو لوگ روم کی تقدیس میں یقین رکھتے ہیں۔ انہیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ عیسائیت کا یہ مرکز جنگ کے مصائب سے محفوظ رہے۔

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ چودھویں فوج کے ایک دستہ نے ۲۲ اپریل کو لٹن پر قبضہ کرلیا۔ ایک دستہ آکھرول روڈ سے بڑھا تھا۔ اور دوسرا مشرق کی طرف سے کوہستانی علاقہ کو طے کرکے آیا تھا۔ دونوں دستے لٹن میں مل گئے۔

بمبئی ۲۶ اپریل۔ حادثہ کے بعد جو لوگ اپنے مکانوں میں واپس چلے گئے ہیں۔ انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی عمارات کا ماہرین تعمیر سے معائنہ کرائیں۔ اور اگر کوئی مرمت کی ضرورت ہو تو اسے کرالیں۔ کیونکہ برسات بہت جلد شروع ہونیوالی ہے۔ گورنمنٹ ہند کے دو افسر بمبئی پہنچ چکے ہیں۔ تاکہ نقصان کا اندازہ لگائیں۔

مدراس ۲۶ اپریل۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ بمبئی میں دھماکہ اور آتشزدگی کے سانحہ میں تقریباً ایک ارب روپیہ کا مالی نقصان ہوا ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ آج دارالعوام میں وزیر خزانہ نے اپنا پہلا اور برطانیہ کا ساتواں بجٹ پیش کیا۔ نئے بجٹ میں نہ کسی ٹیکس میں اضافہ کیا گیا ہے اور نہ کوئی نیا ٹیکس لگایا گیا ہے۔

مدراس ۲۶ اپریل۔ ایک لاری اور ٹریم کار میں ٹکر کے نتیجہ میں خان بہادر الیف رحمان پوسٹ ماسٹر جنرل مدراس جو قریب کھڑے تھے۔ ہلاک ہو گئے۔

دہلی ۲۶ اپریل۔ کل ٹوکیو ریڈیو نے برہمی زبان میں اعلان کیا۔ کہ امپھل میں اتحادی فوجوں کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ دوسرے یہ کہ برباد ہو جائیں۔ لیکن جاپان کا یہ پروپیگنڈا کوئی نیا نہیں۔ کئی بار اس نے اتحادی فوجوں کا صفایا کر دیا۔ مگر پھر انہی فوجوں نے جاپانیوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ اب صورت حالات یہ ہے کہ دشمن امپھل سے ۴۵ میل دور ہے اور پہلے کی نسبت اس کا خطرہ کم ہو رہا ہے۔

دہلی ۲۶ اپریل۔ ٹوکیو ریڈیو نے عبدالرشید ابراہیم نام کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں جاپانیوں کی سرگرمیوں کی غرض یہ ہے کہ دس کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کو آزاد کرائیں۔ یہ عبدالرشید جو مشرقی ایشیا کے مسلمانوں کا نمائندہ بنا ہوا ہے۔ جاپانیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہے اور مسلمان خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ جاپان مسلمان اور اسلام کا کہاں تک ہمدرد ہے۔

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ نیوگنی میں جو امریکی فوجیں اتری ہیں۔ ان کی وجہ سے ہالینڈیا کی چھاؤنی کو بہت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ آج تیسرے پہر ایک نامہ نگار نے جو خبر بھیجی۔ اس میں لکھا ہے کہ اس مہم میں اچنبھہ کی بات یہ ہے کہ جاپانی مقابلہ نہیں کر رہے۔ کہا جاتا تھا کہ نیوگنی میں دشمن کی ۱۵ ہزار فوج ہے۔ مگر وہ مقابلہ کئے بغیر علاقہ پر علاقہ خالی کئے جا رہا ہے۔ ڈچ گورنمنٹ کے سول افسر ہالینڈیا پہنچ رہے ہیں۔ تاکہ انتظام قائم کر سکیں۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے دن دہاڑے برزنگ کے ریلوے سسٹم کے اہم مقام پر حملہ کیا اور کافی نقصان پہنچایا۔ کل رات کولون کے اسٹیشن پر بھی حملہ کیا گیا ساری رات جو ہوائی کارروائیاں کی گئیں۔ ان میں کوئی انگریزی جہاز کام نہیں آیا۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ برلن ریڈیو اپنے ملک کا حوصلہ بڑھانے اور دوسروں کو دھوکہ دینے کیلئے یہ اعلان کر رہا ہے کہ اب کارخانے ایسی جگہ پہنچا دئے گئے ہیں۔ جہاں دشمن نہیں پہنچ سکتا۔ مگر اب جو حملہ کرنیکے طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ وہ ثبوت ہیں اس بات کا کہ جرمنی کا کوئی علاقہ ہمارے ہوائی حملہ سے محفوظ نہیں ہے۔ پچھلے دنوں سولہ سو میل کا سفر طے کرکے جرمنی کے کئی ایسے شہروں پر حملہ کیا گیا تھا۔ جن میں کارخانے موجود تھے۔ ان حالات میں برلن ریڈیو جو بے سر دپا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شتر مرغ نے خطرہ کا مقابلہ کرنے کی بجائے آنکھیں بند کرلی ہیں۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ گیارہ ہندوستانیوں کو اٹلی میں بہادری دکھانے پر انڈین ڈسٹنگوشڈ کا اعزاز دیا گیا۔

ماسکو ۲۶ اپریل۔ مشرقی مورچے پر لڑائی کی آگ پھر بھڑک اٹھی ہے۔ روسیوں نے نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ روسی پہلے توپوں سے زور کے گولے برساتے ہیں اور پھر فوجیں آگے بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ روسیوں نے دو اور فوج لیجانے والے جہاز تباہ کر دیئے۔ جو سبسٹاپول سے جرمن فوج نکال کر لیجا رہے تھے۔

دہلی ۲۶ اپریل۔ حکومت ہند نے جنگ کے بعد سول ہوائی سروس کے متعلق جو سکیم بنائی ہے اسکے لئے ایک سو گیارہ اڈے قائم کئے جائینگے جن پر ساڑھے پندرہ کروڑ روپیہ خرچ آئیگا۔ اسوقت ۹۱ اڈے موجود ہیں۔ صرف ۲۰ اور بنانے پڑینگے۔ چند اڈوں میں ایسا انتظام کیا جائیگا کہ رات کو جہاز اڑ بھی سکیں اور اتر بھی آئیں ایک تجویز یہ ہے کہ کراچی کے اڈے میں ایسا ہوٹل تعمیر کیا جائے جس میں مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے سو کمرے ہوں۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ آج شوکت حیات خان کو گورنمنٹ پنجاب نے وزارت کے عہدے سے الگ کر دیا۔ اس بنا پر کہ ایک معاملہ میں انہوں نے ضابطہ کے خلاف کارروائی کی۔ آج وزیر اعظم نے پھر مسٹر جناح سے پانچویں بار ملاقات کی۔ اور ایک گھنٹہ گفتگو جاری رہی۔

دہلی ۲۶ اپریل۔ آج وائسرائے کے جنگی فنڈ میں کئی بڑی بڑی رقوم داخل کی گئیں۔ پانچ لاکھ جوناگڑھ نے اور دو لاکھ جے پور نے دیئے مہاراجہ کشمیر نے ہندوستان کی حفاظت کیلئے فائیٹر خریدنے کیواسطے چالیس ہزار پونڈ دینے کا وعدہ کیا۔

واشنگٹن ۲۷ اپریل۔ آج سویرے اتحادی ہیڈکوارٹر سے جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ ڈچ نیوگنی میں دشمن کے دو ہوائی اڈوں پر امریکی دستوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ اڈے کنارے سے بیس میل اندر واقع ہیں۔ اب تیسرے بڑے ہوائی اڈے کے قریب امریکی فوجیں پہنچتی جا رہی ہیں۔ برٹش نیوگنی کے کنارے کے ساتھ ساتھ آسٹریلوی فوجوں نے کئی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن کا بہت سا سامان جنگ ہاتھ آیا۔

دہلی [illegible] اپریل۔ امپھل کے میدان کے شمال میں ایک اور پہاڑی پر ہماری فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ کوہیما کے علاقے میں ہمارے دستے سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ ماسکو ۲۷ اپریل۔ آدھی [illegible]